علماء کو موجودہ معاشرے میں وہ مقام ملنا چاہیئے جو اسلامی تاریخ میں شروع میں اُن کا تھا۔ اور اُن کا تعاون حاصل کرنے کا یہی واحد طریقہ ہے۔

بے شک نمازوں کی امامت اور جمعوں کے خطبوں کے علاوہ علماء کو معاشرے کی تعمیری و اقتصادی سرگرمیوں میں بھی ضرور حصہ لینا چاہیئے، بلکہ ان میں رہنمائی کرنی چاہیئے۔ یہ سب صحیح، لیکن اس کے ساتھ ساتھ محکمہ اوقاف کو دینی فضا کو بہتر بنانے اور اُسے ترقی دینے کے لئے بھی کچھ کرنا چاہیئے۔ اس وقت جو دینی مدارس اور دارالعلوم ہیں اگر محکمہ اوقاف چاہے تو بغیر اُن میں کسی زیادہ خلل اندازی کے ان کی افادیت کو کافی بڑھا سکتا ہے مثال کے طور پر مصر کی جامعہ ازہر کے اربابِ اختیار عرصہ دراز تک اس بات کے سخت مخالف رہے کہ ان کے نصاب میں کوئی تبدیلی ہو، اور باہر والے اس کے نظم و نسق میں دخل دیں۔ شیخ محمد عبدہ نے کوششیں کر دیکھیں، بعض اور اطراف سے بھی زور ڈالا گیا، لیکن "ہیئت علمائے کبار" جو جامعہ ازہر کی کرتا دھرتا تھی کسی طرح اس طرف نہیں آتی تھی۔

آخر ایک وقت آیا کہ ازہر والے اس پر تیار ہو گئے کہ جدید یونیورسٹیوں میں پڑھانے والے نئی تعلیم پائے ہوئے استاد جامعہ ازہر میں روز ایک آدھ گھنٹہ کوئی خاص مضمون پڑھا دیا کریں، اس طرح تاریخِ اسلام، معاشیات اور سیاسیات وغیرہ کے درس جامعہ ازہر میں شروع ہوئے، جو اکثر یورپ کے فارغ التحصیل مصری اساتذہ دیتے تھے۔ حیران کُن بات یہ تھی کہ ازہری طالب علم ان درسوں میں بڑے ذوق و شوق سے شریک ہوتے۔ دراصل ان طالب علموں میں کچھ حاصل کرنے کا جذبہ تھا، اور اس جذبے کو تقویت اُن کے دینی احساس سے ملتی تھی، بدقسمتی سے انہیں نئے علوم سے محروم رکھا گیا تھا۔ چنانچہ جب ان کے سامنے ان علوم کو پیش کیا گیا تو وہ ان کی طرف بے اختیار لپکے۔ یہ ابتدا تھی ازہر کی اصلاح کی، اور اب تو اُس کا نقشہ ہی بدل گیا ہے ـــــ محکمہ اوقاف کو جامعہ ازہر کی اس مثال سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

جامعہ اسلامیہ بھاولپور، شاہ ولی اللہ اکیڈمی اور اس طرح کے جو اور ادارے محکمہ اوقاف سے متعلق ہیں۔ ان کی حیثیت علمی و ذہنی مرکز کی ہونی چاہیئے۔ محکمہ اوقاف کی نگرانی میں یہاں تحقیقی، علمی و دینی کام ہو۔ مثال کے طور پر آج دینی مدارس اور دارالعلوموں میں جو نصاب پڑھایا جاتا ہے، اس کی افادیت اور عدم افادیت کا مفصل جائزہ لینے کی ضرورت ہے۔ اس سلسلے میں یہ بھی دیکھا جائے کہ اور اسلامی ملکوں میں اس قسم کے پُرانے دینی نصاب کو کس طرح بدلا گیا، اور ان کی ایسی تبدیلیوں سے ہم کیا فائدہ اُٹھا